اردو

خوش آمدید

آکسفورڈ یونیورسٹی میوزیم
آف نیچرل ہسٹری

UNIVERSITY OF OXFORD

Museum of Natural History

تعارف

یونیورسٹی آف آکسفورڈ میں سائنسی سرگرمی کے لئے محور کے طور پر 19 ویں صدی میں قائم کردہ اور حقیقی طور پر غیر معمولی نمونے اور نوادرات کے مخزن کے طور پر آکسفورڈ یونیورسٹی میوزیم آف نیچرل ہسٹری اس وقت دورہ کرنے کے لئے ایک متحرک، خیر مقدمی اور قابل دید جگہ ہے۔

جس لمحے آپ میوزیم آف نیچرل ہسٹری کے مرکزی آنگن میں قدم رکھتے ہیں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کسی خصوصی جگہ میں ہیں۔ اس کی آرائش لوہے کے بلند و بالا ستونوں اور کانچ کی چھت پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اسے عظیم الشان بھی بناتی ہے اور بند گزرگاہوں اور اکلوتے صحن والے بالائی نگار خانہ کی وجہ سے پُرسکون جگہ بھی۔

یہ عمارت جو 1860 میں قائم کی گئی، جب یہ محض یونیورسٹی میوزیم کے طور پر جانی جاتی تھی، نے اس وقت یونیورسٹی آف آکسفورڈ بھر سے سائنسی علوم کو یکجا کیا۔ آج بھی، یہ انعام یافتہ عجائب گھر فعال سائنسی تحقیق کا مرکز بنا ہوا ہے، جو نوادرات کو جمع کرنے اور فیلڈ ورک میں حصہ لینے کے علاوہ ہر عمر کے لوگوں اور اسکول طلباء کے لئے تقریبات، نمائشوں اور سرگرمیوں کے ایک مسلسل پروگرام کی میزبانی کرتا ہے۔

اس کی نمایاں نوادرات میں شامل ہیں دنیا کا پہلا سائنسی طور پر مذکور ڈائناسور - *Megalosaurus bucklandii* - اور عالمی طور پر معروف آکسفورڈ ڈوڈو پرندہ، جو ناپید ڈوڈو پرندے کی واحد نرم بافتوں پر مشتمل باقیات ہیں۔

یونیورسٹی آف آکسفورڈ کے باغات، لائبریریوں اور عجائب گھروں کے مجموعے کے حصے کے طور پر، یہ عجائب گھر دیگر کے علاوہ آشمولین عجائب گھر، بوڈلین لائبریری اور پٹ ریورز عجائب گھر کے ساتھ واقع ہے۔ درحقیقت، بشریات اور علم آثار قدیمہ کا پٹ ریورز عجائب گھر میوزیم آف نیچرل ہسٹری کی عمارت کے ساتھ واقع ہے، لہذا ان دونوں مقامات سے ایک ہی دورے میں محظوظ ہوا جا سکتا ہے۔

اپنے دورے سے لطف اندوز ہوں!

کاپی رائٹ © Oxford University Museum of Natural History, 2017

سرورق تصویر © Claire Venables

Giraffe Corner Limited کی جانب سے ڈیزائن کردہ

تصاویر میوزیم آف نیچرل ہسٹری کے افراد کی جانب سے لی گئی ہیں جب تک کہ اس کے علاوہ صراحت نہ کی گئی ہو۔

چوٹی کے 12

آکسفورڈ ڈوڈو پرندہ

آکسفورڈ ڈوڈو عجائب گھر میں رکھا گیا سب سے نادر عجوبہ ہے۔ یہ دنیا میں کسی ایک ڈوڈو پرندے کے مکمل ترین باقیات ہیں، اور اس میں سر اور پاؤں دونوں کی باقتیں شامل ہیں۔

ڈوڈو ایک لاپروازی پرندہ ہے، جو سب سے پہلے بحیرہ ہند میں ماریشیس جزیرے میں 16 ویں صدی میں یورپیوں نے دریافت کیا تھا۔ یہ پرندہ 1680 تک ناپید ہو گیا تھا، شاید جزیرے میں یورپی آبادکاروں کی جانب سے شکار خور جانوروں کولانے کی وجہ سے، جیسا کہ کتے، بلیاں اور سور۔

عجائب گھر میں ڈوڈو پرندے کی دو انتہائی معروف پینٹنگز بھی ہیں: جارج ایڈورڈ کی 1758 کی رنگین عکاسی کی ایک نقل اور جان سیوری کی 1651 کی ایک زیادہ موٹے ڈوڈو کی تصویر۔ اب خیال کیا جاتا ہے کہ ڈوڈو پرندے جیسا کہ ان کی عکاسی کی گئی ہے اس سے پتلے ہو سکتے ہیں جیسی کہ تصویروں میں ان کی عکاسی کی گئی ہے۔

Megalosaurus آکسفورڈ شائر ڈائناسور

جب آپ ڈائناسور کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ کے خیال میں آکسفورڈ شائر نہ آئے۔ پھر ڈائناسور کی قدیم ترین دریافتیں یہیں کی گئی ہیں اور اس عجائب گھر میں دنیا میں جوراسک ڈائناسور کی اہم ترین نوادرات موجود ہیں۔ سب سے زیادہ معروف ایک نو میٹر لمبی گوشت خور ڈائناسور ہے جس کو *Megalosaurus* کہتے ہیں، جو آکسفورڈ کے قریب سٹون فیلڈ کے گاؤں میں ملا تھا۔ اس کو 1824 میں یونیورسٹی آف آکسفورڈ کے جیالوجی میں پہلے ریڈر ولیم بکلینڈ کی جانب سے نام دیا گیا۔ یہ اس کو دنیا کا سب سے پہلے سائنسی طور پر وضاحت کردہ ڈائناسور بناتا ہے۔

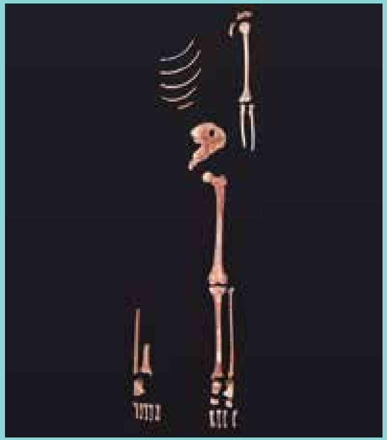

پاوی لینڈ کی ’Red Lady‘

پاوی لینڈ کی ’Red Lady‘ انسان کا ایک جزوی ڈھانچہ ہے جو 1823 میں ویلز کے جزیرہ نماء گاور پر ایک غار میں سے ملا تھا۔ ہڈیوں پرگیرو کے سرخ رنگ کے دھبے تھے اور وہ ہاتھی دانت اور مصنوعی ہڈیوں کے ساتھ پایا گیا تھا۔ ہاتھی دانت کے زیورات نے دریافت کنندہ ولیم بکلینڈ کو ماننے پر مجبور کیا کہ باقیات کسی عورت کی تھیں۔

یہ ہڈیاں درحقیقت ایک نوجوان مرد کی ہیں، اور حالیہ ترین ریڈیو کاربن تاریخ سازی ظاہر کرتی ہے کہ وہ تقریبا 34,000 سال پرانی ہیں، جو اس کو مغربی یورپ میں کہیں بھی تشریح اعضاء کی رو سے جدید انسان کی قدیم ترین رسمی تدفین بناتی ہے۔ نمائش کے لئے رکھا گیا مواد اصل ہڈیوں سے ڈھالا گیا ہے، کیونکہ ہڈیاں اتنی نازک ہیں کہ ان کو مستقل طور پر نمائش کے لئے نہیں رکھا جا سکتا۔

ڈھانچوں کی پریڈ

مرکزی آنگن میں ڈھانچوں کی پریڈ عجائب گھر میں سب سے زیادہ تصویر لی گئی نمائشوں میں سے ایک ہے۔ یہ بڑے ممالیہ ڈھانچوں کی ارتقائی تطبیق کے کچھ تنوع کو ظاہر کرتی ہے، زرافہ کی لمبی گردن سے لیکر گھوڑے کے مضبوط لیکن نازک اعضاء تک۔ متعلقہ جانوروں کے اجسام میں اختلاف کے علم کو تقابلی تشریح الاعضاء کہا جاتا ہے۔ ڈھانچوں کی پریڈ میں میں آپ مختلف کھوپڑیوں، سینگوں، شاخ دار سینگوں، دانتوں اور اعضاء کا موازنہ کر سکتے ہیں کہ کیسے قدرت کے ارتقائی عمل نے رفتار، دفاع، شکار اور خوراک کے لئے ڈھانچے کے ہر حصے کو شکل دی ہے۔

چوٹی کے 12

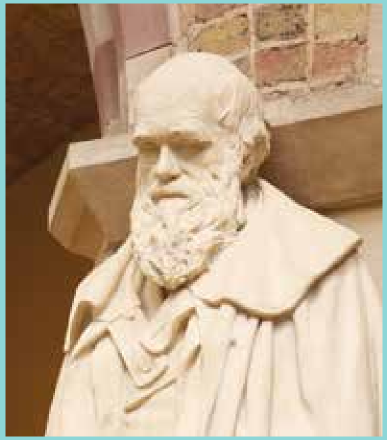

وہیل مچھلی کے ڈھانچے

قدرتی تاریخ کا کوئی عجائب گھر اس کے چھت سے معلق وہیل مچھلی کے ڈھانچوں کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ فیل ماہی - وہیل، ڈولفن اور سوسمار - سمندری میمل ہیں اور ان کا شمار دنیا کے سب سے بڑے زندہ جاندار جانوروں میں ہوتا ہے۔

عجائب گھر کے وہیل کے زیادہ تر ڈھانچے 1860 میں عمارت کے قائم ہونے کے فورا بعد حاصل کیے گئے اور اس وقت دنیا بھر سے ماہرین حیوانات ان کو دیکھنے کے لئے سفر کرتے تھے۔

آرکا، یا قاتل وہیل، کا ڈھانچہ برسٹل چینل میں 1872 میں ماری گئی مچھلی کا ہے۔ بوتل جیسی ناک والی ڈولفن 1868 میں ہولی ہیڈ کے قریب پکڑی گئی تھی اور اس مکمل جانور کو لندن میں قدرتی تاریخ کے عجائب گھر کے دوسرے ڈائریکٹر ولیم ہینری فلوور کی جانب سے لایا گیا۔

حجریاتی دیوار

ریگی پتھر کی سل مراکش میں تنغیر صوبے سے لائی گئی تھیں۔ یہ 450 ملین سال پرانی ہے اور ایک شاندار قدرتی عجوبہ ہے، جس میں حجریات کی تین اقسام ہیں - *Selenopeltis, Calymenella* اور *Dalmanitina* کے علاوہ کئی ستارہ مچھلیوں کے نقوش بھی ہیں۔

یہ تمام جانور جنوبی برکبیر گونڈونا کے قریب ایک قدیمی سمندر کی تہ میں رہا کرتے تھے۔ *Selenopeltis* کے خاردار زرہیں شاید اس وقت موجود بڑے شکار خور جانوروں بشمول مچھلیوں سے بچاؤ کے لئے قدرت نے ان کو فراہم کی تھیں۔

اس جانور کے باقیات ان کے مرنے کے بعد، شاید سمندری لہروں کی وجہ سے، اکٹھے کر کے لائے گئے تھے۔

چارلس ڈارون اور عظیم مکالمہ

چارلس ڈارون کے نظریہ ارتقاء کے بارے میں 30 جون 1860 کو نئے قائم کردہ عجائب گھر کی عمارت میں ’عظیم مکالمہ‘ منعقد ہوا۔ مناظرہ تھومس ہنری ہکسلی، جس کا عرف ’ڈارون کا بل ڈاگ“ تھا اور آکسفورڈ کے بشپ سیموئیل ولبرفورس کے درمیان منعقد ہوا۔ ڈارون کی *On the Origin of Species* کی تحقیق کی اشاعت کے محض سات ماہ کے بعد، ان دونوں افراد نے ڈارون کی تحقیق میں تجویز کردہ نئے اور انتہائی متنازع نظریے کے بارے میں استدلال کیا۔

چارلس ڈارون کا نظریہ اب قدرتی دنیا کے ہمارے ادراک کی بنیاد تسلیم کیا جاتا ہے۔ عجائب گھر کے دالان میں ڈارون کا مجسمہ ہنری ہوپ پنکر نے بنایا تھا اور اس کی 14 جون 1899 کو عجائب گھر میں نقاب کشائی کی گئی۔

نانتان شہابی پتھر

نکل-لوہے سے بنا ہوا شہابی پتھر، عجائب گھر میں سب سے پرانی چیز ہے جو آپ دیکھ اور چھو سکتے ہیں۔ یہ 4.5 بلین سال پرانا ہونے کے ناطے، اتنا ہی قدیمی ہے جتنی کہ دنیا اور یہ کسی بھی زمینی پتھر سے پرانا ہے۔ یہ سیارچوں کے اس سلسلے سے آیا ہے، جو مریخ اور مشتری کے درمیان سورج کے اردگرد مداری گردش کرنے والا پتھریلا سیاروں کا پتھریلا ملبہ ہے۔ یہ شہابی پتھر 1958 میں چین کے گوانگسی صوبے کے نانتان شہر کے قریب ملا تھا۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ نانتان شہابی پتھر انتہائی روشن گھومنے والے شہاب ثاقب جن کو 1516 میں ریکارڈ کیا گیا تھا میں سے گرا تھا اور اس کو 400 سال بعد دریافت کیا گیا۔

چوٹی کے 12

میری اییننگز ماہی سوسمار

یہ مچھلی نماء رینگنے والا جانور جسے ماہی سوسمار کہتے ہیں 1835 میں معروف ماہر قدیمی حیات میری اییننگز نے دریافت کیا۔ اس کو اتنی اچھی طرح محفوظ کیا گیا ہے کہ اس کے آخری شکار کی گئی مچھلی کی ہڈیاں اور کانٹے اب بھی اس کے پسلیوں کے ڈھانچے میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ میری اییننگز برطانوی ساحل قصبے لائم ریگس میں رہتی اور کام کرتی تھیں اور متحجر اشیاء ڈھونڈ کر فروخت کرتی تھیں۔ انہوں نے وہاں جوراسک پہاڑیوں میں کئی اہم دریافتیں کیں، جن میں دنیا کے پہلے میان حیاتی سوسمار (plesiosaur) اور ماہی سوسمار (ichthyosaur) کے ڈھانچے شامل ہیں۔ ان دریافتوں نے زمین پر زندگی کی تاریخ کے بارے میں ادراک میں انقلابی تبدیلی لانے میں مدد دی، بشمول معدومیت کے بارے میں تصورات، جنہوں نے نظریہ ارتقاء کے لئے راہ ہموار کی۔

شہد کا چھتا

شہد کے چھتے کے اندر کے عوامل عجائب گھر میں شیشے کے اندر نمائش کردہ چھتے میں دکھائے گئے ہیں۔ آپ ملکہ کو انڈے دیتے ہوئے اور اس کے بال بچوں کو مسلسل ان کی خبرگیری کرتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ خلیوں کے اندر لاروا ہیں، جو نرس مکھیوں کی جانب سے فراہم کردہ جیلی سے خوراک حاصل کرتے ہیں۔ جیسے جیسے ان کی عمر زیادہ ہوتی ہے، مکھیاں مختلف کام کرتی ہیں جیسے موم تیار کرنا، پانی لانا یا چھتے کی حفاظت کرنا۔ سب سے زیادہ عمر والی مکھیوں کو باہر جانوروں کے چارے پر جا کر مٹک کر رقص کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے - ایک مخصوص حرکت جو اپنی ساتھی مکھیوں پر یہ ظاہر کرنے کے لئے ہوتی ہے کہ خوراک کے بہترین ذرائع کہاں واقع ہیں۔

چیل

برطانیہ میں چیلوں کی حفاظت 20 ویں صدی کی کامیاب ترین تحفظ کی کہانیوں میں سے ایک ہے۔ برطانیہ میں چیلوں کو معدوم ہونے کی حد تک قتل کیا گیا تھا۔ اب تصور کیا جاتا ہے کہ ان کی آبادی محض پانچ جوڑوں تک کم ہو گئی ہے۔ گھونسلوں کے مقامات کی حفاظت، کھیتوں کے انتظام تحفظ اور یورپی آبادیوں سے ان کی دوبارہ آبادکاری کی وجہ سے ایک تخمینے کے مطابق 2016 میں 1,600 افزائشی جوڑے تھے۔ چلٹرن ہلز میں تحفظ کی کاوش اتنی زیادہ کامیاب رہی ہے کہ اس علاقے سے کم عمر چیلوں کو پورے برطانیہ میں آبادیاں قائم کرنے کے لئے منتقل کیا گیا ہے۔

جواہرات

عجائب گھر میں معدنیات سے تراشے گئے جواہرات کا ایک عمدہ مجموعہ ہے جو خوبصورت، پائیدار اور نایاب ہیں۔ کچھ جواہرات جیسے کہ لعل اور زمرد میں انتہائی زیادہ رنگت اور مکمل شفافیت ہے جبکہ دیگر میں غیر معمولی بصری اثرات ہیں، جیسے کہ قیمتی اوپل میں رنگوں کا کھیل یا کاٹے ہوئے ہیروں میں قزحی 'آتش'۔ عجائب گھر کی نمائش میں قدرتی بلورے، رخ دادہ پتھر اور تمام مشہور جواہرات کے تراشوں کے علاوہ نادر اقسام جو بہت کم جوہری کی دوکانوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ہم بطور خاص جانوروں کے تراشے دکھانا پسند کرتے ہیں؛ آپ کتنے دیکھ سکتے ہیں؟

عجائب گھر کے نوادرات کے مجموعے

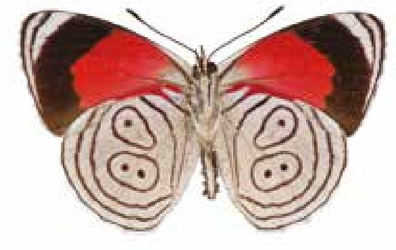

عجائب گھر کے آنگن میں نمائش کردہ عجائب کل مجموعوں کا محض ایک چھوٹا سا حصہ ہیں۔ عجائب گھر میں سات ملین سے زائد قدرتی دنیا پر مشتمل تاریخی اور جدید نمونے موجود ہیں۔ ان میں پانچ ملین حشرات، نصف ملین سنگوارے، پتھر اور معدنیات اور 250,000 سے زائد حیوانیاتی نمونے شامل ہیں۔ اس میں تقریبا 20,000 کتابوں کی ایک لائبریری اور تقریبا نصف ملین مسودات پر مشتمل ایک پشتارہ بھی ہے۔

یونیورسٹی آف آکسفورڈ میں قدرتی تاریخ کے مجموعے کی بنیاد 17 ویں صدی میں الیاز آشمول کی جانب سے اکٹھا کردہ مواد ہے، جس میں Tradescants، باپ اور بیٹا اور شاہی خاندان اور شرفاء کے باغبانوں کی جانب سے جمع کیے گئے کئی نمونے بھی شامل ہیں۔

یہ مجموعے اور دیگر 1863 سے آکسفورڈ میں براڈ سٹریٹ پر آشمولین میوزیم کی عمارت میں رکھے گئے تھے، جو اب میوزیم آف دی ہسٹری آف سائنس کہلاتی ہے۔ 1860 میں جب میوزیم آف نیچرل ہسٹری کا افتتاح بطور یونیورسٹی میوزیم کے ہوا تو قدرتی تاریخ کے نمونوں کو یہاں منتقل کر دیا گیا۔

ان مجموعوں میں خاص طور پر اہم تاریخی نمونے بشمول دنیا میں سب سے پرانا ننھی کیا ہوا کیڑا اور پہلا سائنسی طور پر وضاحت کردہ ڈائناسور، *Megalosaurus* ہے۔ اس وقت، یہ عجائب گھر تدریس، تحقیق اور نمائشوں کا ایک مرکز ہے اور اس میں رکھا گیا مواد قومی اور بین الاقوامی اہمیت رکھتا ہے۔ ان مجموعوں میں اضافہ جاری ہے اور ان کو مختلف قسم کے لوگ - طلباء و طالبات، اسکول کے بچے، مصور، ماہرین تعلیم، رضاکار اور یونیورسٹی کا عملہ استعمال کرتا ہے۔

ارضی مجموعے

ارضی مجموعوں میں پورے علم الارض سے نمونے شامل ہیں، بشمول پتھر، معدنیات، سنگوارے، تعمیراتی پتھر، جواہرات اور شہابی پتھر۔

پشتارہ اور لائبریری مجموعے

پشتارہ اور لائبریری میں قدرتی تاریخ کی کتابوں، رسائل اور پشتاروں کا ایک منفرد مجموعہ ہے، جس کا محور عجائب گھر کے مجموعوں اور تحقیق سے متعلق مضامین ہیں۔

جانداروں کے مجموعے

جانداروں کے مجموعوں میں دنیا بھر سے حشرات، عنکبات، خول دار جانوروں، پرندوں اور میمل جانوروں کے نمایاں مجموعے شامل ہیں۔

عجائب گھر کا فن تعمیر

عجائب گھر کی تعمیر 19 ویں صدی کے فن تعمیر کی ترقی، یونیورسٹی آف آکسفورڈ کی تاریخ اور انگلینڈ میں سائنس کی تعلیم اور پیشکاری میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔

عجائب گھر کی عمارت اتنی ہی دیدہ زیب ہے جتنی کہ اس وقت تھی جب اس کا 1860 میں افتتاح کیا گیا۔ اس کا وجود زیادہ تر ایک شخص ہنری آکلینڈ کی دور اندیشی اور عزم کی وجہ سے ہے۔ آکلینڈ 1845 میں آکسفورڈ میں کرائسٹ چرچ کالج میں شعبہ تشریح الاعضاء میں ریڈر کے طور پر تعنیات ہوئے، جہاں انہوں نے اس کے تشریح الاعضاء کے عجائب گھر میں کام کیا۔ انہوں نے تحقیقی اور تدریسی سہولیات کے لئے اور پوری یونیورسٹی میں اس وقت پھیلے ہوئے مجموعوں کو یکجا کرنے کے لئے ایک نئے عجائب گھر کے لئے مہم چلائی۔

وکٹورین دور کے جدید گوتھی فن تعمیر کی ایک شاندار مثال کے طور پر، عمارت کی طرز تعمیر 19 ویں صدی کے فن کے ناقد اور آکلینڈ کے دوست جان رسکن کے تصورات کی مظہر ہے۔ رسکن کا ماننا تھا کہ فن تعمیر کی بنیاد قدرتی دنیا کی توانائیوں پر ہونی چائیے اور قبل از رافئل دور کے متعدد ممتاز فنکاروں کے ساتھ اپنے تعلقات کی وجہ سے، عجائب گھر کا ڈیزائن اور تزئین و آرائش اب قبل از رافئل دور کے سائنس اور فن کے ورژن کی ایک عمدہ مثال ہے۔

عمارت کا ڈیزائن دراصل ایک عوامی مقابلے کے ذریعے وجود میں آیا، جس میں £30,000 کے بجٹ کے اندر تین بہترین تجاویز کے لئے انعامات پیش کیے گئے۔ وصول کردہ 32 سکیموں میں سے، آکلینڈ نے ڈین اور ووڈوارڈ کے نقشے کو پسند کیا، یہ وہ تعمیراتی ٹیم تھی جس نے 1853 میں ڈبلن میں ٹرینٹی کالج عجائب گھر بنایا تھا۔ ٹرینٹی کی عمارت بھی رسکن کے تصورات کی مظہر تھی، بطور خاص اس کے مواد اور آرائش کے استعمال میں۔ ڈین اور ووڈوارڈ میں بنجامن ووڈوارڈ مرکزی ڈیزائنر تھے اور وہ ہی مرکزی طور پر عجائب گھر کے ڈیزائن اور تعمیر دونوں کے ذمہ دار تھے۔

جب اس کا 1860 میں افتتاح کیا گیا، اس عجائب گھر نے اس وقت یونیورسٹی آف آکسفورڈ میں کی جانی والی تمام سائنسی علوم کو فی الواقع یکجا کر دیا۔

شیشہ اور لوہا

بلاشبہ عمارت کا سب سے جاذب نظر پہلو مرکزی آنگن کی شیشے اور لوہے کی چھت ہے۔ شیشے اور ڈھلے ہوئے لوہے کا استعمال 1840 کی دہائی کے وسط سے گیلریوں اور گرین ہاؤسز اور معروف طور پر 1851 کے کرسٹل پیلس میں عام تھا۔ عجائب گھر کا انوکھا پہلو عمارتی لوہے کا استعمال تھا، لیکن افسوس کہ چھت کا پہلا ڈیزائن جس میں زیادہ تر پٹواں لوہا استعمال کیا گیا تھا تباہ کن ثابت ہوا؛ ڈھانچہ اپنے ہی وزن کو سہارا دینے کے قابل نہ تھا اور اس کی تکمیل سے پہلے ہی اس کو اتارنا پڑا۔

دوسرا ورژن ایک تجربہ کار لوہار ای اے سکڈمور نے تیار کیا، جو ووڈوارڈ کے ساتھ پہلا ڈیزائن تیار کرنے میں بھی شامل تھا۔ سکڈمور کے ڈھلے ہوئے لوہے کے ستونوں میں محراب نماء جگہوں کو پٹواں لوہے کے کام کے ساتھ سجایا گیا ہے، جو درختوں کی اقسام بشمول مصری توت، اخروٹ اور کھجور کی شاخوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

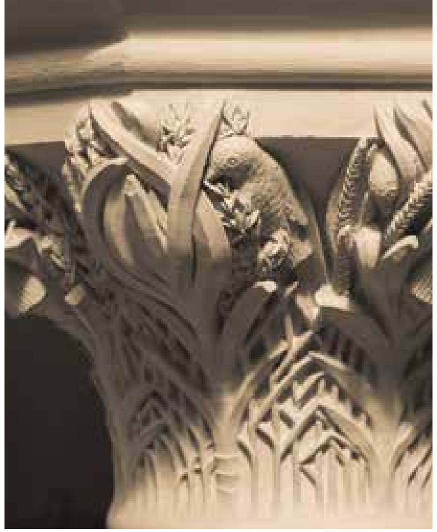

ستون، کیپیٹلز اور موٹھی کے پتھر

آنگن کے محیط کے اردگرد 126 ستون ہیں، جن سب کی منصوبہ بندی عجائب گھر کے پہلے نگران جان فلپس نے کی۔ ہر ستون برطانیہ کے کسی مختلف آرائشی پتھر سے بنایا گیا ہے اور اس پر پتھر اور اس کے ماخذ کا لیبل لگایا گیا ہے۔
کیپیٹلز اور موٹھیوں کو پودوں کی شکل میں تراشا گیا ہے جو تمام نباتاتی اقسام کو ظاہر کرتے ہیں۔

زیادہ تر کیپیٹلز آئرش بھائیوں جیمز اور جان اوشیا اور ان کے بھتیجے ایڈورڈ وہیلان نے تراشے تھے۔ وہ تینوں غیرمعمولی طور پر قابل سنگ تراش تھے اور انہوں نے اعلی ترین معیار اور اصلیت کے فن پارے تیار کیے، اکثر آکسفورڈ میں نباتاتی باغ سے لائے گئے پودوں کے ساتھ کام کیا۔

عظیم مرد اور ایک خاتون

آنگن کے اردگرد ستونوں کے ساتھ متفکر انداز میں کھڑے سائنس کی عظیم شخصیات بشمول ارسطو، گیلیلو، آئساک نیوٹن، چارلس ڈارون اور لینیس کے 19 مجسمے ہیں۔ عجائب گھر سے منسلک متعدد سائنس دانوں کی متعدد مورتیاں بھی ہیں، جیسا کہ جان فلپس، ہنری آکلینڈ اور ولیم بکلینڈ۔ 2010 میں 100 سال سے زائد عرصے کے بعد پہلی مرتبہ نئی مورتی ظاہر ہوئی: ڈوروتھی ہاجکن کی مشابہت والی، جنہوں نے 1964 میں کرسٹل گرافی میں اپنے کام کی وجہ سے کیمسٹری میں نوبل انعام جیتا۔ ہاجکن نے 20 ویں صدی کے وسط میں عجائب گھر میں حیرت انگیز تحقیق انجام دی۔

عظیم مکالمہ

عجائب گھر نے 30 جون 1860 کو نظریات کے ٹکراؤ کا انعقاد کیا جو اب عظیم مکالمہ کے نام سے موسوم ہے۔

مجموعوں کے مکمل طور پر نصب کیے جانے یا تعمیراتی آرائش کی تکمیل سے پہلے ہی، برطانوی تنظیم برائے ترقی سائنس نے عمارت جو اس وقت یونیورسٹی میوزیم کے طور پر مشہور تھی، کے افتتاح کے موقع پر اپنا 30 واں سالانہ اجلاس منعقد کیا۔ یہ واقعہ اس موقع کا ہے کہ آکسفورڈ کے بشپ سیموئل ولبرفورس اور لندن کے ایک ماہر نباتیات تھومس ہکسلی کے درمیان 19 ویں صدی کے سب سے متنازع نظریات میں سے ایک - چارلس ڈارون کے نظریہ ارتقاء - کے بارے میں تکرار ہوئی۔

ڈارون کا کام *On the Origin of Species* گزشتہ نومبر کو شائع کیا گیا تھا، لہذا اس میں شامل نظریات تازہ تھے۔ اس موضوع پر لیکچر اور بحث عجائب گھر کے پہلی منزل پر منعقد ہوئی جو اس وقت ریڈکلف لائبریری تھی۔ اگرچہ کوئی بھی صحیح طور پر ریکارڈ نہیں کر سکتا کہ تقریبا 500 افراد کے شور و غل والے ہجوم کے سامنے کیا کہا گیا، کہانی جو سامنے آئی ہے یہ ہے کہ ولبرفورس اور ہکسلی کے درمیان شدید نوعیت کی ذہنی تکرار ہوئی۔

ہکسلی ایک ذہین اور نوجوان سائنس دان تھا جس نے غیر فقاری سنگوارے، بندروں اور انسانوں کے بارے میں پڑھا تھا۔ ڈارون کے ایک قریب ترین ساتھی کے طور پر - ہکسلی کو بعد میں ’ڈارون کا بل ڈاگ‘ نام دیا گیا - ہکسلی ان چند افراد میں سے تھا جس کو *On the Origin of Species* کی اشاعت سے پہلے ہی اس میں شامل نظریات کے بارے میں پتہ تھا۔

آکسفورڈ کے بشپ کے طور پر سیموئیل ولبرفورس گرجا گھر میں انتہائی کامیاب کیریئر کی چوٹی پر پہنچے ہوئے تھے۔ ایک فصیح اور بلیغ اور بااثر مقرر کے طور پر، ولبرفورس کے پاس ریاضیات میں فرسٹ کلاس ڈگری بھی تھی اور وہ رائیل سوسائٹی کے فیلو تھے۔ مکالمے میں، انہوں نے انجیل میں بیان کردہ تخلیق کے نظریے کی حمایت میں اپنی مذہبی تربیت کا پورا زور لگایا اور ڈارون کے فطرتی انتخاب کے ذریعے ارتقائی عمل کو رد کیا۔

جیسے ہی مکالمہ شروع ہوا، ولبرفورس نے ہکسلی کو اس کے بندر کے نسل سے ہونے کے امکان کا طعنہ دیا، جس پر دعوی کیا جاتا ہے کہ ہکسلی نے یہ جواب دیا: ”اگر پھر میرے سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا میں اپنے لئے آباؤ اجداد کے طور پر ایک بدنصیب بندر کو پسند کروں گا یا ایک ایسا فرد جس کو قدرت نے نوازا ہو اور اثر و رسوخ کے بڑے ذرائع کا حامل ہو اور پھر بھی وہ ان صلاحیتوں اور اس اثر و رسوخ کو ایک سائنسی بحث میں محض شدید قسم کی تضحیک لانے کے مقصد کے لئے استعمال کرے، تو میں بلا جھجھک بندر کے لئے اپنی ترجیح کا اعادہ کرتا ہوں۔“

’عظیم مکالمہ‘ عجائب گھر کی تاریخ کے شروع میں واقع ہونے والا ایک ڈرامائی واقعہ ہے جو جدید ارتقائی سائنس کی ترقی کے ایک اہم لمحہ کو ظاہر کرتا ہے۔

آنے والوں کے لیے معلومات

کھلنے کے اوقات

روزانہ صبح 10 سے شام 5 بجے تک۔ مفت داخلہ۔

کرسمس کے دوران کھلنے کے اوقات کے بارے میں ویب سائٹ دیکھیں - www.oum.ox.ac.uk۔

گروپ دورے: بڑے گروپس اور اسکول براہ کرم درج ذیل پر اپنا دورہ پہلے سے بک کرائیں

01865 282 451 یا ای میل education@oum.ox.ac.uk.

میوزیم کیفے

میوزیم کیفے میں پورا دن مشروبات اور اسنیکس سے لطف اندوز ہوں،

ڈائنناسور کے سایے میں۔

دوکان

عجائب گھر کی دوکان مختلف انواع کی مصنوعات بشمول سنگوارے،

معدنیات، اشاعتیں، کھلونے، زیورات، پوسٹ کارڈ اور عجائب گھر کے تحفے پیش کرتی ہے۔

مفت پبلک وائی فائی

ہمارے مفت پبلک وائی فائی تک رسائی کے لئے Museums-Public نیٹ ورک پر لاگ آن ہوں اور

ہدایات پر عمل کریں۔

رسائی

عجائب گھر تمام منزلوں پر وہیل چیئر رسائی اور معذوروں کے لئے مفت پارکنگ مہیا کرتا ہے۔

اس کے علاوہ کوئی دوسری عوامی پارکنگ نہیں ہے۔

محل وقوع

عجائب گھر کا آکسفورڈ شہر کے مرکز سے تقریبا 10 منٹ پیدل اور

آکسفورڈ ریل سٹیشن سے 15 منٹ پیدل سفر ہے۔

عجائب گھر کرایہ پر لیں

عجائب گھر اور اس کا 300 نشستوں کا لیکچر تھیٹر کرایہ پر دستیاب ہے۔

تقریبات، بشمول شادیاں، عشائیے اور کانفرنسیں: venue@oum.ox.ac.uk

ہماری معاونت کریں

عجائب گھر کے جاری کام میں معاونت

استقبالیہ ڈیسک کے ساتھ واقع چندہ باکس میں عطیات دیکر۔ شکریہ۔

عجائب گھر کا نقشہ

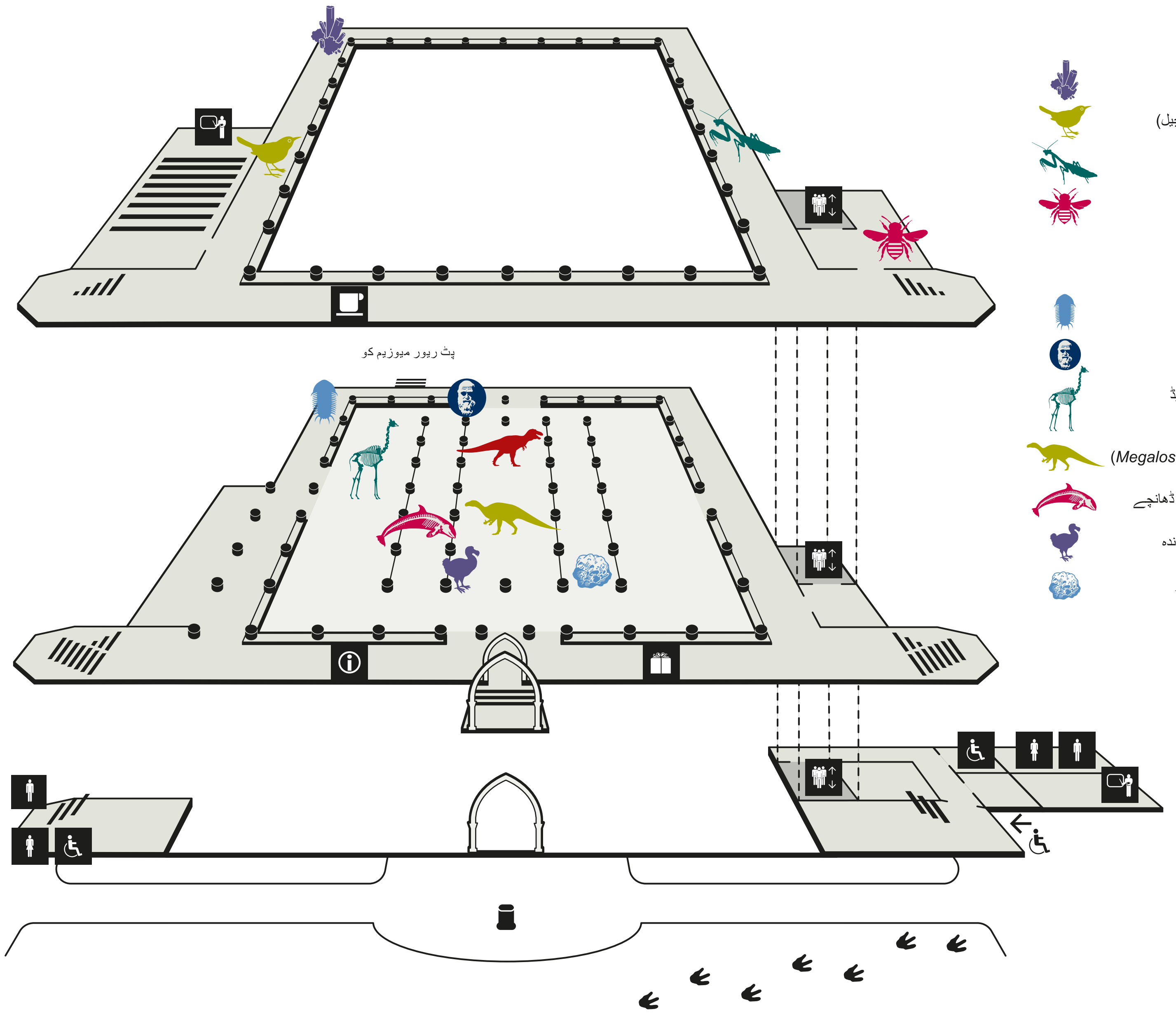

بالائی گیلریاں

جواہر

پرندے (بشمول چیل)

زندہ حشرات

شہد کا چھتا

مرکزی آنگن

حجریاتی دیوار

چارلس ڈارون

ڈھانچوں کی پیریڈ

ڈائناسور (بشمول *Megalosaurus*)

وہیل مچھلی کے ڈھانچے

آکسفورڈ ڈوڈو پرندہ

نانتان شہابی پتھر

Oxford University Museum of Natural History
Parks Road, Oxford, OX1 3PW

www.oum.ox.ac.uk

@morethanadodo

عجائب گھر کا بلاگ **morethanadodo.com**